شذرات

الاعراف : كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سو چاہیے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو اس کے پہچاننے سے تاکہ تو ڈرائے اِس سے اور اِس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو
ہم نے اِس کتاب میں کوشش نہیں رکھی یعنی کوئی شبہ وغیرہ باقی نہیں رہتا ۔
اِس لیے تو کیوں ڈرتا ہے اب کھلے طور پر ہر ایک کے سے بات کر دینے میں کوئی حرج ہونے کے لیے معنی یہ ہیں کہ کوئی بات کتاب کی سمجھ میں نہ آئے یا شبہ رہ جائے یا کوئی اعتراض کرے تو اس کی پوری تشفی کرنے کے لیے حل معلوم نہ ہو یا عملی حالت میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ۔ تو اس کے ٹالنے کے راستے معلوم نہ ہوں تو ہے حرج اس کتاب میں سب کھلی ہوئی بات موجود ہے اور اس کتاب سے شرح صدر ہوتا ہے اور اطمینان آجاتا ہے اسی لیے لوگوں کو یہ کتاب سمجھا ۔" لتنذر بہٖ " ہر ایک کو اُس کے بُرے انجام سے تنبیہ کر دے یعنی جس راستے پر وہ جا رہا ہے اس کے ڈراوے " انذار" کے معنی یہ ہیں ایسا سمجھا کہ بُرے کام کرنے والے کی ہمت ٹوٹ جائے " وذکریٰ " سمجھ داروں کے لیے یہ کتاب ایک قسم کی یاد دہانی ہے اِس کی طبیعت اس کی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہی راستہ ہونا چاہیے اور اس کتاب نے اس کی یاد دہانی کر دی اور وہ اس سیدھے راستے پر چل پڑے ۔
اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ چلو اسی پر جو اترا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے تم بہت کم دھیان کرتے ہو ۔
جو کچھ تمھیں تمھارے رب کی طرف سے ہدایت ہو رہی ہے اِسی پر عمل کرو " ولا تتبعوا " کسی اور چیز کی پابندی مت کرو انسان سمجھتا ہے کہ دنیا کی اور حکمتیں سیکھ لو لوگوں کو قائل یعنی سیدھا راستہ بتلا دونگا اِس واسطے حکم ہوتا کہ یہ کتاب تم کو سب کچھ بتلا دے گی

اس واسطے دوسری چیزوں کی طرف مت دیکھو قَلِیۡلاً تھوڑی حالت ہے جو اس وقت تم یاد کرسکتے ہو یعنی سمجھ سکتے ہو تم اس کتاب کو کہ حکمت سے بھری ہوئی ہے اسے خوب غور وخوض سے پڑھو یہ تمھیں بہت فائدہ پہنچائے گی ابھی اس قدر علم والے آدمی پیدا نہیں ہوئے غور وخوض سے پڑھو جو اسے اچھی سمجھ سکیں یعنی ان میں ابھی استعداد پیدا نہیں ہوئی اس لیے اس کتاب کو پڑھو اور انھیں سمجھاؤ ان میں آہستہ آہستہ سمجھ پیدا ہوجائے گی۔

حکمت اجتماعیہ کے لیے حکیم اور امام ہیں جعفر صادقؒ کے صاحبزادے امام اسمٰعیل بہت بڑے حکیم ہیں اور فاطمیہ حکومت مصری ان کی پیرو تھی۔ امام جعفر صادق کے دوسرے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم ہیں جو اثناءعشری فرقہ کے امام ہیں اور انھوں نے ایران میں زور پکڑا ان کا چونکہ حکومت سے مقابلہ ہوتا اس لیے انھیں آرام سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا اس واسطے نہ ان کی تعلیم محفوظ ہے اور نہ ہی ان کی سیرت محفوظ ہے بلکہ اسے ارادۃً غلط ملط کردیا گیا اس میں شک نہیں کہ دنیائے اسلام ان کی ممنون و مرہون منت ہے۔ امام صادق کے چچا ہیں حضرت زید شہید یہ بہت بڑے فاضل گزرے ہیں جن کے پیرو یمن میں پائے جاتے ہیں اور زیدی کہلاتے ہیں اور مدینہ کے نواح میں بھی ہیں۔ امام حسن بن الحسن بن الحسن بن علی کی ایک آدمی نے بہت تعریف کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم سے اچھے برتاؤ برتے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی کرو اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں تو ہم سے دوستی کرو اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں تو ہم سے دشمن بن جاؤ ان کی والدہ ماجدہ کا نام ہے فاطمہ وہ فرماتی ہیں کہ یہ (امام حسن بن الحسن بن الحسن بن علی) ہمارے خاندان کی زبان ہیں۔

"اتبعوا" کی دوسری تفسیر یہ ہے کہ اس کتاب کو مومن لوگ سمجھ کر وہی اس کے مساوی بن جائیں گے اور لوگوں کو کہیں گے اس کتاب کی اطاعت کرو وہ اس کتاب کو اپنی اندرونی تعلیم سمجھ کر اس کی اشاعت کریں گے اس لیے آپ مومنوں تک اس کو پہنچا دو اس کتاب کے جو مخالف لوگ بنیں گے یہ جماعت اس رجعت پسند جماعت کا سر توڑ کر رکھ دے گی جیسے آگے اس کے اشارے آتے ہیں۔

وکم من قریۃ الخ اور کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں کہ پہنچا ان پر ہمارا عذاب رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے۔

امن کی حالت میں انسان نہایت بے فکری سے اپنا وقت گزارتا ہے اس سے عظیم الشان کام نہیں کر سکتا مگر جب اس پر یک لخت مصیبت پڑ جاتی ہے تو وہ دفعتہ چونک اٹھتا ہے اور خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہے۔

فما کان دعوٰھم ـ یظلمون پھر یہی تھی ان کی پکار جس وقت کہ پہنچا ان پر ہمارا عذاب کہ کہنے لگے بے شک ہم ہی تھے گنہگار ہم کو ضرور پہنچنا ہے ان کے پاس رسول بھیجے گئے اور ہم کو ضرور پوچھنا ہے رسولوں سے پھر ہم کو ان کے احوال سنائیں گے سنائیں گے اپنے علم سے اور ہم کہیں غائب نہ تھے اور تول اس دن ٹھیک ہوگی پھر جن کی تولیں بھاری ہوئیں سو وہی ہیں نجات پانے والے اور جن کی تولیں ہلکی ہوئیں سو وہی ہیں جنھوں نے اپنا نقصان کیا اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

ان پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا تو دفعتہ سمجھے اور کہا کہ ہم غلطی کر رہے تھے، مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ جو آج بات کو سمجھتے ان پر جب ایک بڑا حادثہ پڑے گا تب یہ سنیں گے. یہ حادثے بے قاعدہ نہیں ہوتے یہ علت و معلول رکھتے ہیں ان کا تعلق انسانی اعمال سے ہوتا ہے فلنسئلن الذین کہ انھوں نے نبیوں کی بات کو کہاں تک سنا اور اس پر کہاں تک عمل کیا اور نبیوں سے بھی سوال ہوگا کہ قوم نے ان کی بات کو کہاں تک سُنا اور اس پر کہاں تک عمل کیا والوزن یومئذ یعنی جرم کیا ہے اتنی ہی سزا ملے گی. وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ ہمارے احکام کی نافرمانی کرکے لوگوں پر ظلم کیا کرتے تھے خود حامل قرآن بن کر اور کتاب الٰہی کا قانون ہاتھ میں لے کر اس قانون الٰہی کے برخلاف لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ قانون کے مطابق ہے غرض سمجھایا کہ سمجھدار آدمی اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اس قوم کا ہلاک کرنا کسی سبب کے بغیر نہ تھا اور اس قوم کو یونہی ہلاک نہ کیا گیا ذرہ بھر بے قاعدگی روا نہیں رکھی جائے گی اور کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں ہوتا جب قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوا ہے اس کی اجتماعی زندگی اس حد تک گر گئی تھی کہ اس عضو کو کاٹ ڈالنا ہی بہتر ہے۔